لیکن مدرسہ رحمانیہ کے عالی حوصلہ مہتمم کی عزت افزائیوں کی بدولت وہ آج ان کرسیوں پر اس طرح ڈٹے ہوئے تھے کہ گویا انھیں کی ملکیت ہیں۔

۱۲ بجے کے قریب کھانے کیلئے بیٹھے، قیمتی دنبوں کے گوشت، باقرخانیاں اور کھیر کھاکر لڑکے تو وہیں بیٹھ گئے اسلئے کہ وہاں کی دلچسپیاں چھوڑکر کہیں جانے کا ان کا دل ہی نہیں چاہتا تھا۔ لیکن اساتذہ کی خواہش پر مہتمم صاحب نے ان کو نہایت احترام کے ساتھ اپنی خاص کار کے ذریعہ مدرسہ پہنچوا دیا۔

الغرض متعلقین رحمانیہ نے اس پانچ روز کی تعطیل کو بڑی لطف اندوزیوں اور تفریحوں میں گذارا ہے، اسلئے یہ کہنا قطعاً مبالغہ نہیں کہ ان آسائشوں کے ماحول میں ہمیں وطن کی یاد ہرگز نہیں ستاتی۔ اور یہ سب کچھ اُس مرحوم مہتمم نوراللہ مرقدہ کے خلوص کا نتیجہ ہے جو گو آج ہم میں نہیں، لیکن ان کے لائق فرزندوں کی بدولت آج بھی ان کا روحانی فیض یوں ہی جاری ہے جیسا وہ چھوڑ کر گئے تھے ؎

اگرچہ میکدہ سے اُٹھ کے چل دیا ساقی　٭　وہ مے، وہ خم، وہ صراحی، وہ جام باقی ہے

حالتِ قوم

الٰہی قوم مسلم کی نہایت خستہ حالت ہے　　کہ محو رنج و غم ہے مبتلائے درد و آفت ہے
نہ وہ اگلی محبت ہے نہ وہ اگلی مروّت ہے　　حسد ہے دشمنی ہے رشک ہے بغض و عداوت ہے
نہ وہ اگلی دلیری ہے نہ وہ اگلی شجاعت ہے　　نہ ہمت ہے نہ جرأت ہے نہ طاقت ہے نہ قوت ہے
جو ہیں دو بھائی تو ہے ایک کا اک دشمنِ جانی　　نہ آپس میں محبت ہے نہ باہم رابطِ الفت ہے
شریکِ درد و غم کوئی نہیں ہے اپنا دنیا میں　　الٰہی بےکسوں پر کس قدر رنج و مصیبت ہے
سنائیں کس کو افسانہ غم و آلام کا اپنے　　طبیعت میں مسلمانوں کی کب جوشِ حمیت ہے
بری حالت کا اپنی قوم کی یا رو ہمیں ہر دم　　الم ہے رنج ہے اندوہ ہے غم ہے مصیبت ہے
مسلمانو! تواریخ سلف تو غور سے دیکھو　　نہ اگلا دبدبہ اپنا نہ اگلی شان و شوکت ہے
ترقی کررہی ہیں اور قومیں علم و حکمت میں　　ہماری قوم لیکن مبتلائے خواب غفلت ہے
الٰہی خواب غفلت سے جگادے قوم مسلم کو　　نہ مصروف عبادت ہے نہ پابندِ شریعت ہے
پہنچ جائے الٰہی قوم معراج ترقی پر　　تنزل ہی تنزل ہے کہاں وہ اوج و رفعت ہے

الٰہی قوم کا اپنی جہاں میں بول بالا ہو
یہی دلشاد کا ارماں یہی بس اس کی حسرت ہے

(از دلشاد صاحب بلہاری)